روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۱۵ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ ، ۳۰ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ، ۳۰ مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکلات سے مغلوب ہونے کی بجائے غالب ہو کر اُبھرنا

"انسان کے اپنے بس میں نہیں کہ خدا کی راہ پر چلتے ہوئے اس کی تکالیف کو صبر اور رضا کے ساتھ کلیتہً برداشت کر سکے اور پھر بجائے مشکلات سے مغلوب ہونے کے غالب بن کر ابھرے۔ پس یہ دو اکٹھی باتیں ہیں۔ جو دعاؤں کا پھل ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمتِ دین کے سزاوار ہے۔ اور اس کا وجود خدا تعالےٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔" فرمایا: "ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمتِ دین کی نیّت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۲۱۵)

"دو دوستوں میں دوستی اسی صورت میں نبھ سکتی ہے کہ کبھی وہ اس کی مان لے اور کبھی یہ اس کی۔ اگر ایک شخص سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہو جائے، تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ اور بندہ کے رابطہ کا ہونا چاہیئے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اس کی سن لے اور اس پر فضل کے دروازے کھول دے اور کبھی بندہ اس کی قضا و قدر پر راضی ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق خدا تعالیٰ کا ہی ہے کہ وہ بندوں کا امتحان لے اور یہ امتحان اس کی طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کا قانونِ قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے کہ امتحان کے بعد جو اچھے نکلیں انہیں اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۲۱۶)

محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب وفات پا گئے

محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب جو کہ مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا۔ سیرالیون اور وسطی افریقہ زیمبیا میں ایک لمبا عرصہ تک بطور مربی ٹیچر و پرنسپل احمدیہ سکولز کام کرتے رہے ہیں اور اس کے بعد کچھ عرصہ تک تعلیم الاسلام کالج میں بطور دینیات کے لیکچرار بھی کام کیا اور اس کے بعد کچھ عرصہ تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھاتے رہے ہیں۔ اب کئی سالوں سے امریکہ میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ مقیم تھے اور اپنے طور پر کام کر رہے تھے۔ کچھ عرصہ پہلے بیمار ہوئے اور ڈاکٹروں نے کینسر بتایا۔ علاج جاری تھا کہ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

شیخ صاحب سابق امام بیت الفضل لندن خان فرزند علی خان صاحب کے بڑے پوتے اور محترم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے۔ موصوف نے اپنی اہلیہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

خدا تعالیٰ دو طرفہ تعلق رکھنے والے انسانوں کو کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں کرتا

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"وہ لوگ جو ابتلاؤں سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ کبھی ترقی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی قسم کے لوگ نہ تو دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں اور نہ آخرت میں۔ پس ایسے لوگ جو ابتلاء کے وقت خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیتے ہیں پھر انہیں ذلیل و خوار ہونا پڑتا ہے۔ ایسے لوگ دین میں ہو کر دین سے خارج ہی ہوتے ہیں۔ بظاہر وہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے۔ کامل ایمان اور یقین ظاہر کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت ان کو خدا تعالیٰ سے ذرا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالیٰ ایسے دو طرفہ تعلق رکھنے والے انسانوں کو کبھی پسند نہیں کرتا۔ اور باوجود دین سے تعلق رکھنے کے وہ کسی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ ان کے مقابلہ میں کفار جو یک طرفہ تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ترقی دیتا اور کامیاب کرتا چلا جاتا ہے۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ) فرمایا کرتے تھے کہ جب ترکوں نے بغداد پر حملہ کیا تو ۱۸ لاکھ آدمی انہوں نے قتل کئے اور ایسی تباہی مچائی جس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ پھر فرماتے تھے۔ کہ ایک شخص ایک ولی اللہ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ دعا کریں کیونکہ مسلمان تباہ اور

باقی صـ ۸ پر

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے صوبہ پنجاب کے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو یکم جون ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت ۷ بجے صبح ہوگا۔ امیدواران کو بذریعہ ڈاک بھی اطلاع کی جا رہی ہے۔

دیگر صوبہ جات (سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان) کے امیدواران کا انٹرویو (بوجہ امتحانات میٹرک) ۱۷ اگست ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت ۷ بجے صبح ہوگا۔

(وکیل الدیوان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ ۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۳۰ ۔ مئی ۱۹۹۱ء

تشدّد کی کارروائیاں

اس دنیا میں سب کچھ ہوتا ہے اور پھر بھی اس کا کاروبار چلتا رہتا ہے ۔ ممکن ہے بعض واقعات سے حالات کی رَو کو کسی حد تک بدلا جا سکتا ہو لیکن اس بات کو عمومیت کا درجہ نہیں دیا جا سکتا ۔ تشدّد پسند لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی پر تشدّد کر کے یا کسی کو جان سے ہلاک کر کے حالات بدل دئے جائیں گے لیکن ایسا بہت کم ہوُا ہے ۔ حال ہی میں بھارت میں سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کو بم سے اُڑا دیا گیا ہے ۔ اس حادثہ میں ملوّث لوگوں نے سمجھا ہوگا کہ اس ایک شخص کو منظر سے ہٹا دینے سے بہت کچھ بدل جائے گا لیکن انہیں یقیناً جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ ان کا خیال غلط تھا ۔ سب سے پہلے گاندھی جی کو قتل کیا اور بھارت کی سیاست پر کوئی اثر نہ پڑا ۔ پھر اندرا گاندھی کو ہلاک کر دیا گیا اور بھارت اسی طرح چلتا رہا ۔ اب راجیو گاندھی کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے تو اس سے کیا فرق پڑے گا ۔ ملک چلتا رہے گا ۔ ایک گیا ہے دوسرا آ جائے گا ۔ اور اگر کسی پالیسی پر یہ قتل اثر انداز ہوگا بھی تو بہت معمولی طور پر ۔ پھر یہ قتل کیوں کیا گیا ہم ہر جگہ اور ہر قسم کے تشدّد کے خلاف ہیں ۔ اختلاف رائے کے باوجود ہر شخص کو اپنی زندگی کے دن پورے کرنے کا حق دینا چاہتے ہیں ۔ ہر شخص کو اختلاف رائے کا حق ہے اور اگر ہر شخص کو اختلاف رائے کا حق دیا جائے تو کسی پر کسی قسم کے تشدّد کی ضرورت پیش نہیں آتی ۔

ہمارے خیال میں تشدّد کی کارروائیاں جاری رہنے کی ایک اور سب سے بڑی وجہ غلط خبروں کی تشہیر ، الزام تراشی اور بد ظنی ہے ۔ کسی نے کوئی بات کرے نیں کی ۔ آپ کو موضوعِ گفتگو کا علم ہی نہیں ۔ اس کے باوجود آپ نے شرپسندی کو ہوُا دینے کے لئے ایسی باتیں کہنی شروع کر دیں جن سے جذبات بھڑکیں اور تشدّد کی کارروائی کا موقعہ ملے ۔ اگر تمام لوگ صرف وہی کچھ کہیں جس کا انہیں یقینی طور پر علم ہے تو یقیناً تشدّد کم ہو سکتا ہے ۔ حضرت فضل عمر نے فرمایا :

"تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرلو اور صداقت اور سنجیدگی میں ترقی کرو ۔ تمسخر اور ہنسی کو چھوڑ دو ۔"

مارا ہے دھماکے سے تو اب ہونگے دھماکے
خوش ہونگے یہاں اور وہاں تیر چلا کے
لازم ہے کہ اکرام ہو ہر راہنما کا
بن جاتے ہیں سفّاک جو پتلے ہیں وفا کے

ابوالاقبال ـــــ

ان سے چھپ کر باتیں کرنا اچھا لگتا ہے
ان کی خاطر جینا مَرنا اچھا لگتا ہے

غیروں کو للکار کے میری ہمّت بندھتی ہے
مجھ کو اپنے آپ سے ڈرنا اچھا لگتا ہے

ساکن ، پانی کی گہرائی میں ڈوبوں تو کیوں
طوفانی لہروں پر ترنا اچھا لگتا ہے

میرے مُکرنے پردہ ہوتے ہیں مجھ سے ناراض
انکا ہنستے ہنستے مُکرنا اچھا لگتا ہے

انکا جلوہ ہر جلوے کی ہوتا ہے بنیاد
مجھ کو اپنا بننا سنورنا اچھا لگتا ہے

یُوں تو آنکھوں سے بھی رکھتے ہیں وہ مجھکو دُور
ان کو ، میرا دل میں اُترنا اچھا لگتا ہے

کس سے پوچھوں اس کیفیت کو کیا کہتے ہیں
سارا دن کچھ کام نہ کرنا اچھا لگتا ہے

آنے والے آجائیں گے یہ ہے اطمینان
لیکن پھر بھی آہیں بھرنا اچھا لگتا ہے

اپنی خاطر موت کا نام بھی موت سے ہے بڑھکر
ان کی خاطر جاں سے گذرنا اچھا لگتا ہے

عزّت والوں کی ہوتی ہے یہ پہچان نسیم
سب لوگوں کی عزّت کرنا اچھا لگتا ہے

نسیم سیفی

قرآن پڑھیں اور پڑھائیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں) فرماتے ہیں :

"اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور اپنی نسل کو بھی قرآن کریم کے معنی سکھائیں ...... اپنے بچوں کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

جبکہ بائبل کی کئی باتیں تاریخی لحاظ سے غلط ہیں تو یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا بائبل نے جو نام بتایا ہے وہ درست ہے اور قرآن کریم نے جو نام بتایا ہے وہ غلط ہے۔ اگر بائبل کا بیان کلی طور پر درست ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارا ہی ہوتا تو طالمود میں اُن کے باپ کا نام زارا کیوں لکھا جاتا۔ اور جوزفس جو مشہور یہودی مؤرخ ہے وہ اس کا نام آتھر یعنی آذر کیوں بتاتا (ترجمۃ القرآن از سیل صفحہ 95)

یہ اختلاف جو خود یہودیوں کے اندر پایا جاتا ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے باپ کے نام کے متعلق اختلاف تھا۔ اور چونکہ قرآن کریم کا نزول اسی لئے ہوا کہ وہ پہلی الہامی کُتب کے پیدا کردہ اختلافات کو دُور کرے اس لئے اُس نے اس اختلاف کو بھی دُور کر دیا اور بتا دیا کہ اس کا نام آذر ہی تھا۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ تارا سے ہی قرآن کریم نے آذر بنا لیا ہو۔ کیونکہ ت۔ ذ سے بدل جاتی ہے۔ اور قلب کے ذریعہ الف پہلے آجاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے عربوں کی زبان پر تارا کا لفظ نہیں چڑھتا تھا۔ انہوں نے تارا کو زارا بنا لیا اور پھر زارا سے آذر بن گیا۔ چونکہ قرآن کریم عموماً معرّب نام استعمال کرتا ہے جیسے ابراہام کو ابراہیم اور یسوع کو عیسیٰ اور یوحنا کو یحیٰی اور حنوک کو ادریس کہا گیا ہے۔ اسی طرح تارا کو زارا کہہ دیا گیا ہے۔ پس یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ ہم تو یہ تسلیم ہی نہیں کرتے کہ اس جگہ اَبْ سے ان کا حقیقی باپ مراد ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اس جگہ اَبْ کا لفظ چچا کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اسی لئے دوسرے مقام پر جب انہوں نے اپنے والدین کے لئے دُعا کی تو وہاں اَبْ کی بجائے والد کا لفظ استعمال کیا۔ پس جبکہ ہم آذر ان کے چچا کا نام سمجھتے ہیں تو بائبل میں اگر ان کے باپ کا نام تارا آگیا ہے تو اس سے قرآن کریم پر کیا اعتراض پڑ سکتا ہے۔ اگر بائبل ان کے چچا کا نام تارا بتاتی تب تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن بائبل تو ان کے حقیقی باپ کا نام تارا بتاتی ہے اور قرآن کریم ان کے چچا کا نام آذر بتاتا ہے۔ ان دونوں کا آپس میں کوئی تعلق ہی نہیں کہ ایک نام کو دیکھ کر دوسرے نام پر اعتراض کر دیا جائے۔ اس کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ بائبل حضرت سارہ کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی تھیں تارا کی بیٹی قرار دیتی ہے (پیدائش باب 20 آیت 12) اگر تارا کو ان کا حقیقی باپ سمجھا جائے تو اس کے معنے یہ بنتے ہیں کہ آپ نے اپنی سگی بہن سے شادی کی۔ حالانکہ بہن سے شادی کرنا ناجائز تھا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دراصل وہ باپ نہیں بلکہ چچا تھا۔ مگر چونکہ ان کی پرورش اپنے چچا کے گھر میں ہی ہوئی تھی اس لئے لوگوں کو غلطی لگ گئی۔ اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تارا کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیا اور پھر مؤرخین نے بھی اسے آپ کا باپ قرار دے دیا۔ اس مقام پر بھی طالمود نے بائبل کی اصلاح کی ہے اور بتایا ہے کہ حضرت سارا اُن کے بھائی کی بیٹی تھی۔ ان کی حقیقی بہن نہیں تھیں۔ پھر طالمود میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب بتوں کے خلاف آواز بلند کی تو آذر نے تنگ آکر بادشاہ کے پاس ان کی شکایت کی اور انہیں سزا دلوانے کی کوشش کی۔ اس فعل کی بھی عقلی لحاظ سے ایک باپ سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ پس یہ تمام قرائن اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اس جگہ اَبْ سے ان کا چچا ہی مراد ہے اور بائبل سے نام کا اختلاف کوئی قابل اعتراض امر نہیں۔

لطیفہ مشہور ہے کہ شیخ سعدی ایک دفعہ سفر کرتے ہوئے کسی سرائے میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک دن شہر کے رئیس نے دعوت کی اور اس نے اعلان کرا دیا کہ وہ مسافر جو سراؤں میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ بھی میرے مدعو ہیں۔ سرائے والے نے شیخ سعدی کو بتا دیا۔ آج آپ کو یہاں سے کھانا نہیں ملے گا کیونکہ فلاں رئیس نے دعوت کی ہے اور آپ کو بھی اُس نے بلایا ہے۔ شیخ سعدی آدمی تو بہت بڑے تھے۔ پر لباس نہایت سادہ رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کو بادشاہوں کے دربار میں جانے کی عادت تھی۔ اور چونکہ وہ بہت مشہور تھے جس جگہ بھی جاتے لوگ ان کی قدر کرتے اور انہیں عزت کے مقام پر بٹھاتے اسی عادت کے مطابق وہ اس رئیس کے ہاں گئے اور سیدھے صدر کی جگہ کے قریب بیٹھ گئے انہیں یہ خیال ہی نہ رہا کہ یہ ایک نئی جگہ ہے اور یہاں لوگ مجھے نہیں جانتے۔ اتنے میں کوئی بہت بڑا رئیس آ گیا۔ صاحبِ خانہ کے ملازم شیخ سعدی کے پاس آئے اور انہیں کہا حضور جگہ تھوڑی ہے فلاں صاحب تشریف لائے ہیں شیخ سعدی وہاں سے اُٹھے اور دوسری جگہ بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک اور رئیس آگئے پھر ملازموں نے شیخ سعدی کو وہاں سے اُٹھایا اور وہ ہٹ کر پرے بیٹھ گئے۔ وہاں بیٹھے تھے کہ ایک اور رئیس آگیا، اور انہیں وہاں سے بھی اُٹھنا پڑا اسی طرح ہوتے ہوتے وہ جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ خیر انہوں نے کھانا کھا لیا اور چلے گئے چونکہ اس رئیس کی طرف سے تین دن کی دعوت کا اعلان تھا۔ شیخ سعدی چونکہ بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار میں جاتے اور ان کی مجالس میں بیٹھا کرتے تھے۔ اس لئے مختلف بادشاہوں کی طرف سے انہیں بڑے بڑے قیمتی خلعت ملے ہوئے تھے۔ دوسرے دن دعوت پر جاتے ہوئے انہوں نے کسی بڑے بادشاہ کا دیا ہوا ایک نہایت قیمتی خلعت نکالا اور پہن لیا۔ اس میں موتی اور جواہرات ٹنکے ہوئے تھے۔ اور سونے کے کام سے بھرا ہوا تھا۔ جب دعوت کی جگہ پر پہنچے تو بجائے مسند پر بیٹھنے کے جاتے ہی دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گئے اتنے میں اسی رئیس کا نوکر آیا اور اُس نے کہا حضور آپ یہاں کیوں تشریف رکھتے ہیں۔ اُٹھئے اور اُوپر چلئے وہ اس جگہ سے اُٹھ کر اس سے اُوپر کی جگہ بیٹھے۔ ایک اور ملازم آگیا اور اس نے کہا حضور یہاں کہاں بیٹھے ہیں۔ اوپر ہو کر بیٹھئے۔ یہ کچھ اوپر ہو کر بیٹھ گئے۔ وہاں بیٹھے تھے کہ ایک اور نوکر نے دیکھ کر کہا۔ حضور یہ جگہ آپ کے لئے مناسب نہیں آپ مسند کے قریب تشریف لائیں۔ آخر صاحب خانہ تشریف لائے اور انہوں نے شیخ سعدی کا جو لباس دیکھا تو سمجھا کہ کوئی وزیر یا بڑا امیر کسی مملکت کا آیا ہے اور ان سے آکر کہا آپ مجھے کانٹوں میں کیوں گھسیٹتے ہیں۔ آئیے اور مسند پر بیٹھئے۔ چنانچہ اس نے شیخ سعدی کا اس قدر احترام کیا کہ خود بھی مسند پر نہ بیٹھا اور انہیں جگہ دے دی۔ جب کھانا سامنے آیا تو شیخ سعدی نے خلعت لپیٹ کر شوربے میں ڈبو دیا لوگوں نے سمجھا یہ کوئی پاگل ہے۔ جو ایسی حرکت کر رہا ہے۔ صاحبِ خانہ نے بھی کہا یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا جناب یہ میری دعوت نہیں اسی خلعت کی دعوت ہے۔ اس لئے میں اسے کھلا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم تو سمجھے نہیں آپ کا مطلب کیا ہے وہ کہنے لگے میں ہی کل اس دعوت میں آیا تھا۔ مگر مجھے دھکے دیتے دیتے جوتوں تک پہنچا دیا گیا۔ مگر آج میں جوتیوں میں بیٹھا تو مجھے آگے لاتے لاتے مسند تک پہنچا دیا گیا۔ آخر میں تو وہی ہوں جو کل بھی اس مجلس میں آیا تھا پھر مجھ سے جو سلوک میں فرق کیا گیا ہے وہ کیوں ہے۔ اسی لئے کہ آج میں نے خلعت پہنا ہوا ہے۔ مگر کل میں نے خلعت نہیں پہنا تھا۔ پس درحقیقت یہ اسی لباس کی دعوت ہے۔ میری دعوت نہیں۔ شیخ سعدی مستغنی آدمی تھے۔ انہیں خلعت کے خراب ہونے یا رہنے کی پرواہ ہی کیا تھی۔ جب صاحبِ خانہ نے یہ بات سُنی تو اُس نے معذرت کی اور کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی۔ ہمیں معاف کیا جائے۔ یہ بظاہر ایک لطیفہ ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ سعدی کے مقابلے میں خلعت کی کیا حقیقت تھی۔ نادان سمجھتے ہوں گے کہ شائد خلعت کی وجہ سے سعدی کی عزت تھی۔ مگر جو عقلمند تھے وہ جانتے تھے کہ اس خلعت کی عظمت اس میں ہے کہ سعدی نے اس کو پہنا ہے نہ یہ کہ سعدی کو اس خلعت کی وجہ سے عزت حاصل ہے۔ اسی طرح خانہ کعبہ کی اپنی ذات میں کوئی عزت نہیں تھی بلکہ خانہ کعبہ کو اگر عزت حاصل تھی تو اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی بنیادیں اٹھائیں تا موعودِ کل ادیان ظاہر ہو کر اس سے تعلق پیدا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے لوگوں کے لئے ایک مقام اتحاد اور اقوام عالم کے لئے مرجع بنا دیا۔ اسی نقطۂ نگاہ کے ماتحت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ دیکھو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ شخص ہوں جس کے ظہور کے لئے خانہ کعبہ

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد

تربیت اولاد ایک ایسا موضوع ہے جس پر بے شمار مضامین لکھے جا چکے ہیں۔ اور اس بارہ میں آئے روز ہم تقاریر اور درس سنتے رہتے ہیں لیکن صحیح رنگ میں تربیت اولاد کا مفہوم اس وقت سمجھ میں آتا ہے جب انسان صاحب اولاد ہو جاتا ہے عموماً یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ ماں باپ کہتے ہیں کہ ابھی بچہ بہت چھوٹا ہے۔ اسکی تربیت کی ضرورت نہیں۔ جب ذرا بڑا ہو گا تو تربیت کریں گے۔ لیکن قرآن کریم تربیت اولاد کے صحیح وقت کا تعین کرتے ہوئے فرماتا "ہم نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے۔ جس میں مختلف قوتیں ملی ہوئی ہیں تاکہ ہم اسکی آزمائش کریں پھر ہم نے اس کو سننے والا اور دیکھنے والا بنا دیا" ڈاکٹر برنارڈ ڈیلین اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔ "پیدائش سے قبل بچہ ایسی آوازوں پر بھی ردّعمل ظاہر کرتا ہے جو پیدائش کے بعد سنائی دے سکیں۔ (یعنی پیدائش سے قبل بچے کے کان بے حد حساس ہوتے ہیں)"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دراصل اولاد کی تربیت ماں کے پیٹ سے ہی شروع ہو جاتی ہے سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اسکو محض طبعی خواہش تک محدود نہ کر دینا چاہیئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لیئے نہ ہو کہ وہ دین دار اور متقی ہو اور خدا تعالےٰ کی فرمانبردار ہو کر اسکے دین کی خادم بنے۔ بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔ اور باقیات الصالحات کی بجائے اسکا نام باقیات السیّات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اسکا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا۔ جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے دعویٰ میں کذّاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے۔ تب اسکی ایسی خواہش نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اسکو باقیات الصالحات کا مصداق کہیں (ملفوظات جلد دوئم)

اولاد کے حصول کے بعد والدین کے لیئے اولاد کی تربیت کا پہلا اصول یہ ہے کہ والدین خدا تعالےٰ کے حضور گڑگڑائیں۔ اور خدا تعالےٰ سے یہ دعا کریں کہ اے پیارے خدا ہماری اولاد کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور اپنے احکامات پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی سعادت بخش اس سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے"۔

اولاد کی تربیت کا دوسرا اصول یہ ہے کہ بچوں کی تربیت کے لیئے بچپن سے ہی مناسب اقدام کرنے چاہیں۔ اس بارہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"دینی علوم کی تحصیل کے لیئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے جب داڑھی نکل آئی ضرب یضرب یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصے میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا یہی عمر ہیں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قوٰی کے نشو و نما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دل نشیں ہو جاتے ہیں پھر ضائع نہیں ہو سکتے"۔

نیز فرمایا:۔

"تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے کہ دینی تعلیم ابتدا ہی سے ہو اور میری ابتداء سے ہی خواہش یہی ہے۔ اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے ۔۔۔۔۔۔ اگر ۔۔۔۔۔ پورے طور پر اپنے بچوں کی طرف توجّہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کر ایک وقت انکے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے"۔

بچہ جب طفولیت کی عمر کو پہنچتا ہے تو یہ وقت بہت زیادہ توجہ طلب ہوتا ہے اس وقت اگر والدین پوری توجہ سے بچے کی اصلاح اور تربیت کا خیال رکھیں تو جو باتیں ذہن نشین ہونگی وہ عمر کے آخری حصہ تک ساتھ جائیں گی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کیلیئے کوئی مال چھوڑنا چاہیئے۔ کہ مال چھوڑنے کا تو خیال آتا ہے لیکن یہ خیال نہیں آتا کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو"

پھر فرمایا:۔

"اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے اگر (اولاد) بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اسکے لیئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی۔ اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی۔ جو اسکے لیئے لازمی ہے"۔

ایک زمانہ وہ تھا جب بچے اپنے بزرگوں اور اساتذہ کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے۔ گو کہ احمدی بچے کا معیار دنیا کے دوسرے بچوں سے آج بہت بہتر ہے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بزرگوں کے لیئے وہ مقام جو چند سال پہلے تھا آج نظر نہیں آتا۔ اسلیئے ہمیں بچوں کی تربیت کے لیئے اپنا انداز بھی بدلنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لیئے ایک محاورہ ہے کہ "عزت کرو اور عزت کراؤ" بچوں کی تربیت کرتے وقت (خواہ اپنے بچے ہوں یا دوسرے) انکی عزت نفس کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں:۔ "اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اسکی خاطر داری کرنا چاہیئے اسکی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضامندی ضروری ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم نے تو اپنی اولاد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔/ کا پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ یہ سب خدا تعالےٰ کا مال ہے۔ اور ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ہم بھی خدا تعالےٰ کا مال ہیں"

یوں تو انسان ساری عمر ہی زیر تربیت رہتا ہے لیکن اگر والدین اپنی شبانہ روز دعاؤں سے اور اپنے عملی نمونہ سے ابتدائی ایام یعنی خدام، ناصرات کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی بچوں کی تربیت صحیح اصولوں کے مطابق اور سیدنا حضرت اقدس کے مبارک ارشادات کی روشنی میں کریں تو اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کا فضل اولاد کے شامل حال رہے گا اور وہ والدین کا نام روشن کرنے والی ہوگی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی اولادوں کی احسن رنگ میں تربیت کرنے والے ہوں اور ہمارے بچے ہم سے بڑھ کر دین کی خدمت کرنے والے اور خدا کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

(ماخوذ از مصباح دسمبر ۱۹۹۰)

بقیہ: ص ۳ سے آگے

کی بنیاد رکھتے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعائیں کی تھیں۔ تم کہتے ہو کہ یہ غریب ہے، کمزور ہے۔ ناطاقت ہے اور ہم بڑے دولت مند ہیں یہ ہمارے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا، تمہیں سمجھنا چاہیئے کہ خانہ کعبہ کی قیمت زیادہ ہے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیمت زیادہ ہے۔ خانہ کعبہ کی تو بنیاد ہی اسی لئے رکھی گئی تھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت جو دعا کی اس میں کھلے طور پر یہ الفاظ آتے ہیں کہ اے ہمارے رب ان لوگوں میں ایک رسول مبعوث فرما جو کہ انہی میں سے ہو جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ آخری شریعت اور کامل حکمت سکھلائے اور پاک کرے۔ تو ہر بات پر غالب ہے۔ تیری ہر بات میں حکمت ہے۔ (البقرہ آیت: ۱۳۱)۔

پس خانہ کعبہ قائم ہی اس لئے کیا گیا تھا کہ تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کرنے والا نبی اس جگہ پیدا ہو۔ اگر علامت کے لئے خدا نے یہ نشان دکھایا تھا کہ اس نے ابرہہ اور اس کے لشکر کو تباہ و برباد کر دیا تو تم سمجھ لو کہ اس مقصود کے لئے وہ کتنا بڑا نشان ظاہر کرے گا۔ جب ایک علامت کے لئے اس نے اصحاب الفیل کو تباہ کر دیا تو وہ چیز جو مقصد تھی مقصود بالذّات ہے۔ اس کے لئے تو وہ جتنی بھی غیرت دکھائے کم ہے حالانکہ اصحاب الفیل کو جو طاقت حاصل تھی وہ مکہ والوں کو نہیں تھی۔ گو یا مکہ والوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں تھی تم تو اصحاب الفیل کے مقابلے میں بھی ذلیل تھے۔ جب تمہارے جیسے ذلیل انسانوں کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کے حملے سے مکہ کو بچایا تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ وہ تمہارے حملہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بچائے گا۔

بغرض اشاعت بھجوائے جانے والے مضامین اور اعلانات صاف۔ واضح اور کاغذ کی ایک طرف لکھیں۔ ـــــ ادارہ ـــــ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

نعیمہ سلہری

مکرم نیاز الدین احمد سلہری صاحب

میرے پیارے والد محترم نیاز الدین احمد صاحب سلہری مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۹۰ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور ہمیں غم و استعجاب کی اس کیفیت میں چھوڑ گئے جو یقین میں آنے سے گھبراتی ہے لیکن یہ تو وہ اٹل حقیقت ہے جس پر یقین نہ کرنا اپنے ایمان کو متزلزل کرنا ہے سو عہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

لیکن ان رشتوں کو پیار و محبت کی مضبوط رسی میں باندھنے والی بھی تو وہی پیاری ہستی ہے جو جس طرح والدین کے دل میں بچوں کی ماتا اور انس ڈال دیتی ہے۔ وہاں اس کا ایک سرا بچوں کے ہاتھ میں بھی پکڑا دیتی ہے۔ میں جب اپنے والد محترم کا تصور اپنی آنکھوں کے سامنے لاتی ہوں تو اس کا ایک سرا بچپن کی انہیں یادوں سے جڑا ہوا ہے جب میں نے شاید اپنی ہوش میں اباجی کہنا سیکھا۔ اور اباجی تھے بھی کیا شاندار چیز ہر بچے کو اپنے والدین بہت عزیز ہوتے ہیں لیکن اباجی اپنے قد، جسم، لباس، چال ڈھال، چستی اور ڈسپلن میں اپنی مثال آپ تھے۔ میں بچپن میں سوچا کرتی تھی کہ میرے والد اتنے مضبوط اتنے توانا ہیں کہ ان کو کبھی کچھ نہیں ہو سکتا۔ اپنی تعلیم کی تکمیل کے دوران ہمیں احادیث نبوی کا علم ہوا کہ رسول پاک ؐ نے فرمایا جو شخص بیٹی کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اعلیٰ درجات کی بشارت دیتا ہے تو بچپن میں مجھے اپنا ایک واقعہ بھی ذہن پر زور بھی دوں تو یاد نہیں آتا جب اباجی نے کسی بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دی ہو۔ یا اگر گھر کوئی کھانے کی چیز لائے ہوں تو تقسیم میں کسی سے کوئی تخصیص برتی ہو یا کبھی ذرہ سا بھی کسی معاملہ میں احساس پیدا ہوا ہو کہ کسی بھائی کو بہن پر فوقیت دی جا رہی ہے۔ اللہ! اللہ! کیا زمانہ تھا وہ بھی اباجان ہم بچوں سے چھوٹی چھوٹی نظمیں بھی سن رہے ہیں اور ہمیں اپنے مخصوص بھولے بھالے، بے تکلف ترنم میں ..... بھی سنا رہے ہیں۔ تربیت کا ایسا رچا بسا انداز کہ احساس ہی نہ ہوتا تھا۔ ہم کچھ یاد کر رہے ہیں۔ کوئی بچہ ذہانت پر مبنی جواب دیتا یا اس کا کوئی عمل دیکھتے تو اس کی بہت ہی تعریف کرتے۔ دوسروں کو بھی بتلاتے اور دوبارہ بچہ اسی کوشش میں لگا رہتا کہ اس سے کوئی ایسا کارنامہ ہو کہ اباجی کو خوشی خوشی بتا سکیں۔ آج سوچتے ہیں کہ ہم بھلا کونسا ایسا غیر معمولی کام کیا کرتے تھے۔ لیکن اس کارکردگی کی حوصلہ افزائی یوں ہی ہوا کرتی تھی کہ ہمارے جیسا قابل و ذہین شاید کوئی اور نہیں۔ اسی طرح جھوٹ، غیبت، منافقت، تصنع، دکھاوا، چوری جیسی قبیح عادات سے نفرت کا گاہے گاہے ایسا اظہار کرتے کہ اس کے نام سے ہی نفرت پیدا ہو جاتی۔ ان کی زندگی میں تکلف نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ اور وہ ہم بچوں کو بھی سادہ اور بے تکلف زندگی گذارنے کی تلقین کرتے۔ گو ان کی کوشش ہوتی کہ وہ ہماری ہر خواہش جو ان کی بساط کے مطابق ہو اس کو پورا کریں اگر کبھی ایسا موقعہ آجاتا تو بجائے انکار کرنے کے کہتے پتر ہر خواہش کرنے سے پہلے ایک سوال اپنے آپ سے کرو۔ "CAN I DO WITH OUT IT" (کہ کیا میں اس کے بغیر رہ سکتا ہوں) اگر تم اس کے بغیر رہ سکو تو کبھی شکوہ نہ کرو اور اگر نہ رہ سکو تو پھر اسے حاصل کرنے کے لئے محنت و کوشش کرو۔ اللہ اللہ ہمیں کیا کچھ سمجھا گئے اور ہمیں پتہ بھی نہ چلا۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اپنی زندگی میں کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم کسی چیز سے محروم ہیں۔ وقت ضائع کرنے، رقم ضائع کرنے، اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے پر سخت ناراض ہوتے اور بعض اوقات اس معاملے میں اس قدر درشتگی پیدا ہو جاتی کہ سختی کا احساس ہوتا۔ مگر وہ اصول اولاد کی زندگی میں اس طرح رچ بس گئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا کوئی بہن بھائی مقررہ وقت سے تاخیر نہیں کرتا اور ایسی کوئی عادت اور لت اباجان کی پوری اولاد میں نہیں جسے قبیح کہا جائے تمام بھائی اچھے عہدوں پر فائز اور اپنی ذمہ داریاں باحسن ادا کرنے والے ہیں۔ دین کی طرف رغبت رکھنے والے بچے کو پسند فرماتے اور نماز کے التزام کی تاکید فرماتے اپنی پوری زندگی نیکی، وقت کی پابندی اور ذمہ داری سے بسر کی۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے فرائض اور اپنی اولاد و گھر کے فرائض کی تکمیل میں گذارا۔

مجھے اپنے بچپن کا صرف ایک دن یاد ہے جب اباجان لاہور کینٹ میں ایک کمرشل کالج چلا رہے تھے اپنے گھر آنے کے وقت سے انہیں کچھ تاخیر ہو گئی۔ ہماری والدہ اور ہم سب بچوں کی پریشانی قابل دید تھی کیونکہ ہم نے تو کبھی اپنے اباجی کو دیر سے گھر آتے نہیں دیکھا وہ کبھی اپنا وقت ادھر ادھر خوش گپیوں میں ہمارے بغیر نہیں گذارتے تھے۔ نہ اس وقت فون کی سہولت تھی۔ یہ ہم ہی جانتے ہیں کہ پورے گھرانے پر دو چار گھنٹے کس قدر بھاری تھے۔ اباجان کی آمد پر پتہ چلا کہ میٹرک کا رزلٹ اس روز آؤٹ ہوا اور طالب علم اتنی تعداد میں کالج میں جمع تھے کہ فرصت ملنی دشوار تھی اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ مجھے پتہ تھا کہ تم لوگ بہت پریشان ہو رہے ہو گے۔ آج سوچتی ہوں کہ وہ اپنے کام کے لمحات میں بھی ہم سے غافل نہ ہوتے۔ بیٹیوں کی تعلیم کا بیٹوں سے بڑھ کر خیال رکھا اور مجھے قاہرہ جامعۃ الازہر سے ڈگری لینے کا شوق دلاتے رہتے تھے۔ گو حالات نے اس کی اجازت تو نہ دی۔ لیکن دل آج بھی یہ چاہتا ہے کہ باقاعدہ کلاسیں پڑھ کر کوئی بھی ڈگری لے لوں۔

اباجان کی زندگی ایک کھلی کتاب تھی۔ انہوں نے ہم سے کچھ نہیں چھپایا۔ جو سوچتے تھے بلا تکلف کہہ دیتے تھے۔ ایک تو کوئی بات جسے کڑوا سچ کہتے ہیں۔ اس کے اظہار میں تامل نہیں کرتے تھے جس سے بعض اوقات گھر سے باہر لوگوں میں غلط فہمیاں بھی پیدا ہو جاتیں لیکن وہ اس پر تعجب کرتے کہ میں نے جب بات قولوا قولاً سدیداً کے مطابق کہی ہے تو دوسرے کی طبیعت میں تکدر کیوں پیدا ہوا؟ لیکن ان کے بعض چاہنے والے ایسے تھے جو ان کی زندگی میں بھی اس بات کو پسند کرتے تھے اور بعد میں بھی ان کی اسی خوبی کا برملا اظہار فرمایا۔ کیونکہ یہ خوبی ان کی ذات کا ایسا حصہ بن چکی تھی جس کے لئے وہ کسی مصلحت، قرینہ یا سلیقہ کی گنجائش پیدا نہ ہوتے دیتے۔

ہم اپنے اپنے گھروں میں ہر مہمان کی آمد پر کچھ نہ کچھ تکلف کا اظہار تو ضرور کرتے ہیں۔ لیکن میں نے اپنی پوری زندگی بہت تھوڑا سا خیال رکھنے پر بھی اتنا خوش مہمان کوئی نہیں دیکھا خواہ وہ خالی چائے کی پیالی ہی کیوں نہ ہو۔ اور وہ اس کا اظہار دل سے کرتے تھے اور صرف اسی جذبے کو دیکھتے تھے جس کے نتیجہ میں وہ کام ہوا تھا۔

بلا تبصرہ

"احمدیوں کو تبلیغ کا کوئی حق حاصل نہیں"

لاہور: ۱۵ مئی۔ پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر مقبول الٰہی ملک نے منگل کے روز لاہور ہائی کورٹ کے سامنے یہ بیان کیا کہ

احمدیوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی آئینی حق حاصل نہیں ہے۔

وہ مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن کے سامنے ایک رٹ درخواست پر اپنے دلائل دے رہے تھے۔ یہ رٹ درخواست جماعت احمدیہ کی طرف سے دائر کی گئی ہے اور اس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے اس حکم کو چیلنج کیا گیا ہے جس کے تحت جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن کی تقریبات پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

درخواست گذار کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کو آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۰ کے تحت اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کا حق

'Qadianis have no right to preach'

LAHORE, May 15: The Advocate-General, Punjab, Mr Maqbool Elahi Malik, submitted before the Lahore High Court on Wednesday that the Qadianis had no constitutional right [illegible] preach or propagate their religio[illegible]

He was co[illegible]nuing his arguments before M[illegible] Justice Khalilur Rehman hearing a writ petition filed by the Ahmedia community against the order of the District Magistrate, Jhang, banning the centenary celebrations of Jamaat-i-Ahmedia.

It has been argued on behalf of the petitioner that Article 20 of the Constitution gives them the right to profess, preach and propagate their religion.

The Advocate-General contended that the right of any citizen to profess, preach or propagate his religion under the Constitution was subject to law, public order and morality.

He argued that any Qadianis gathering for the purpose of recounting the achievements of Mirza Ghulam a Qadiani, would create feelings of hatred among the masses and create law and order situ..tion as had happened in the past.

He cited from the writings of Mirza Ghulam A Qadiani to explain the Qadiani's faith and belief. He also quoted from Allama Iqbal that the Qadianis were close to Zionists.

The hearing would continue on May 18.

حاصل ہے۔

ایڈووکیٹ جنرل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی شہری کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کرے یا اس کی تبلیغ و اشاعت کرے، دراصل قانون امن و امان

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسپغول

یہ ننھے منھے بیج بہت سے امراض کے لئے اکسیر ہیں۔ حکیم عبدالحنان صاحب پروفیسر ہمدرد طبیہ کالج کے مضمون کے چند اقتباسات قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہیں۔ حکیم صاحب کا لمبا مضمون رابطہ مارچ ۱۹۸۹ء میں چھپ چکا ہے۔ قدرت نے اس وسیع و عریض دنیا میں بے شمار پودے اور جڑی بوٹیاں پیدا کی ہیں۔ جن میں متعدد امراض کو دور کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت پائی جاتی ہے "اسپغول" کا شمار بھی ایسے ہی "مسیحا" قسم کے پودوں میں ہوتا ہے۔ یہ نباتی دوا نہ صرف پیچش اور قبض کو ختم کر دیتی ہے بلکہ معدے اور آنتوں کے زخموں کو ٹھیک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ مثانے کی گرمی اور پیشاب کی جلن کو دور کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیز سخت رسولیوں کو گلانے اور جوڑوں کی درد دور کرنے میں بھی یہ بے حد کارآمد ہے۔ آج کے جدید دور میں جب کہ جسم کو پرکشش اور اعضاء کو متناسب بنانے کا شعبہ باقاعدہ پیشے کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اسپغول کی اہمیت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور آپ کو جسمانی موزونیت عطا کرنے اور موٹاپے سے نجات دلانے میں بھی یہی قدرتی دوا خدمات انجام دے رہی ہے۔ اسپغول کو اسپغول کیوں کہتے ہیں۔

اس کی وجہ بڑی دلچسپ ہے۔ اسپغول دراصل فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جو دو الفاظ سے مل کر بنا ہے۔ یعنی "اسپ" اور "غول" فارسی زبان میں "اسپ" کا لفظ گھوڑے اور غول کا لفظ کان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس پودے کے بیج کی شکل گھوڑے کے کان سے مشابہ ہوتی ہے اس لئے اس کا نام اسپ غول رکھ دیا گیا۔

اسپغول بطور دوا کھلایا بھی جاتا ہے اور بطور مرہم بیرونی طور پر بھی اسے استعمال کرتے ہیں۔ اگر معالج آپ کو اسپغول کے بیج کھانے کی ہدایت کرے تو ان بیجوں کو چبانے کی غلطی کبھی نہ کیجئے۔ ہمیشہ چبائے بغیر ثابت نگل لینا چاہئے اگر معالج اسپغول کے بیجوں کا چھلکا تجویز کرے جسے عام طور پر اسپغول کی بھوسی کہا جاتا ہے۔ تو اس سلسلے میں اس بات کا خیال رکھئے کہ آپ جو بھوسی خریدیں اسے سفید رنگ کے چھلکوں کی شکل کا ہونا چاہئے۔ باریک سفوف آٹے کی طرح کی بھوسی قابل اعتبار نہیں ہے

پیچش اور قبض

اسپغول میں یہ حیرت انگیز خصوصیت ہے کہ جہاں یہ پیچش اور دستوں میں مفید ہے وہاں قبض کو دور کرنے کا باعث بھی بنتا ہے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسپغول کھانے سے قبض ہو جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ قبض کی صورت میں یہ ہوتا ہے کہ فضلہ بہت سخت ہو کر سدوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور آنتوں کی دیواروں کے ساتھ چپک جاتا ہے۔

اسپغول میں یہ خوبی ہے کہ ایک طرف تو اس کا لعاب آنتوں کی خشکی دور کر کے ان میں پھسلن پیدا کر دیتا ہے دوسری طرف یہ آنتوں میں جاکر پھول جاتا ہے اور اس کی مقدار کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ یہ پھولا ہوا اسپغول جب فضلہ کی صورت میں جسم سے خارج ہوتا ہے تو اپنے ساتھ سدوں کو بھی لے کر نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کی چکناہٹ اس امر میں مدد دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آنتوں کی دیواروں سے چپکے ہوئے سدے خارج ہو جاتے ہیں۔ اور قبض کی بے چینی دور ہو جاتی ہے پیچش کے مرض میں تیز خراش پیدا کرنے والے مادے آنتوں میں اذیت پیدا کر دیتے ہیں۔ اسپغول ان مادوں میں مل کر ان کی تیزی کو کم کر دیتا ہے اور جسم سے باہر فضلے کی صورت میں خارج کر دیتا ہے۔ اور تکلیف دہ مادوں کو بھی ساتھ لے آتا ہے۔

قبض

اگر پرانا ہو تو اسپغول ثابت کھانے کے دو چمچے نصف پیالی پانی میں ملا لیں اور رات کو سونے سے قبل پی لیں۔ پانی میں ملا کر پینے کا فائدہ یہ ہے کہ اسپغول منہ میں چپکتا نہیں۔ اس نسخے کو پچیس دن یا جتنے دن تک بھی ضرورت ہو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کا کوئی نقصان نہیں ہے۔

دوران حمل بھی اسے قبض دور کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پیچش کی صورت میں اسپغول کی بھوسی چائے کے دو چمچے پانی یا دہی کی لسی میں ملا کر صبح شام پی لیں۔ یا پھر کیلے پر چھڑک کر صبح اور شام کھا لیں۔

معدے اور آنتوں کے زخم۔

جب آپ کو کھانا کھائے ہوئے خاصی دیر گزر جاتی ہے۔ تو آپ کے معدہ کے غدود اپنی مخصوص تیزابی رطوبت بنانے کا عمل تیز کر دیتے ہیں یہ تیزابی رطوبت معدے کی دیواروں پر اثر انداز ہو کر کھانا کھانے کی خواہش بیدار کرتی ہے۔ قدرت نے انسانی معدے کے عضلات پر ایک چکنے مادے کا استر کیا ہوا ہے۔ جسے "میوکس" کہا جاتا ہے۔ یہ استر معدے کی تیزابی رطوبت سے معدے کے عضلات کو محفوظ رکھتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے یہ استر اپنی جگہ سے ہٹ جائے یا تیزابی رطوبت زیادہ مقدار میں بننے لگے تو نہ صرف بھوک میں اضافہ ہو جاتا ہے بلکہ معدہ میں جلن اور سوزش بھی بڑھنے لگتی ہے۔ اور اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو معدہ میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جلن کے ساتھ درد بھی اٹھنے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں اسپغول بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس میں تیزابی مادوں کو اعتدال پر لانے کی صفت موجود ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی چکنی رطوبت معدہ اور آنتوں کی اندرونی دیوار پر استر کر کے میوکس کی تہہ کو بحال کر دیتی ہے۔ اس غرض کے لئے اسپغول کی بھوسی کھانے کا ایک چمچہ پوری طرح بھر لیں۔ اور ایک پیالی پانی میں استعمال سے نصف گھنٹہ پہلے بھگو لیں۔ یہ پانی صبح نہار منہ اور رات کو سونے سے قبل اسپغول کی بھوسی سمیت پی لینا چاہئے۔ معدے میں زخم کی صورت میں مرغن مرچ گرم مصالحوں اور گوشت سے زیادہ استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے اور بہت دیر تک خالی پیٹ نہیں رہنا چاہیئے۔

منہ، زبان، حلق اور پھیپھڑوں کی خشکی۔ بعض اوقات تیز بخار کے نتیجے میں منہ زبان اور حلق خشک ہو جاتے ہیں اور مریض کے لئے بات چیت کرنا یا کوئی چیز نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ خشکی کی وجہ سے گلا خراب ہو جاتا ہے خشک کھانسی آلیتی ہے۔

دمہ کے شدید دورے کی صورت میں بھی سانس تیز چلنے کی وجہ سے ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔

ایسی تمام حالتوں میں اسپغول کے بیج یا بھوسی کھانے کا ایک چمچہ لیجئے اور ایک گلاس پانی میں بھگو دیجئے۔ ایک گھنٹے کے بعد اسے اچھی طرح ہلا جلا کر چھان لیجئے۔ اب مریض سے کہیئے کہ وہ اسی پانی کو تھوڑی تھوڑی مقدار میں منہ میں ڈالتا جائے۔ آپ دیکھیں گے کہ مریض سانس لینے، باتیں کرنے اور نگلنے میں سہولت محسوس کرنے لگا ہے۔ مریض کو توانائی فراہم کرنے کی غرض سے اسپغول کو اسی طریقے سے پانی کی بجائے دودھ میں ملا کر دیا جاتا ہے۔

مثانہ کی گرمی

مثانہ میں گرمی یا پیشاب میں جلن کسی وجہ سے ہو اسپغول کا استعمال مفید رہتا ہے۔ اس غرض سے اسپغول کے بیج کھانے کے دو چمچے یا اسپغول کی بھوسی کھانے کا ایک چمچہ پانی، گنے کا رس، یا کسی شربت میں ملا کر پئیں۔ اگر بیج استعمال کرنے ہوں تو پہلے انہیں پانی میں بھگو کر ان کا لعاب حاصل کر لیں۔ پھر اسے دودھ یا شربت میں ملا کر پئیں۔

مراکز حسن و صحت میں استعمال

سلمنگ سنٹر کا نام اب پاکستان کے کسی شہر میں اجنبی نہیں رہا۔ موٹاپے سے نجات دلانے کے دعوے دار۔ بہت سے ایسے مراکز قائم ہو چکے ہیں جہاں وزن کم کرنے کے لئے ورزش کروائی جاتی ہے۔ مخصوص غذاؤں کے استعمال کے مشورے دئے جاتے ہیں۔ اور چلتے چلتے چند پڑیاں تھما دی جاتی ہیں کہ کھانے سے قبل یہ سفوف پھانک لیجئے گا۔ سفید رنگ کا یہ سفوف عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ کہ اس کو کھانے کے بعد بھوک ہی نہیں لگتی۔ اور جو لگتی ہے تو اتنی کم کہ تھوڑا سا کھانا کھا کر سیری کا احساس ہونے لگتا ہے شائد آپ کو یہ سن کر تعجب ہو کہ سفید رنگ کا یہ سفوف دراصل باریک پسی ہوئی اسپغول کی بھوسی ہی ہے۔ اس میں تھوڑا سا میٹھا سوڈا شامل کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کے اثر کو تیز کیا جا سکے جو لوگ وزن کم کرنے کے لئے محض فاقے کرتے ہیں وہ جلد ہی معدہ کی تیزابیت اور معدہ کے زخموں کا شکار ہو جاتے ہیں اور بھوک کی زیادتی بہت دنوں تک فاقے نہیں کرنے دیتی۔ اس لئے اگر کوئی ایسی چیز استعمال کر لی جائے جو معدہ کی تیزابی رطوبت کو کم کر دے اور اس کی وجہ سے پیٹ بھرا ہوا محسوس ہو تو انسان زیادہ عرصے تک کسی خطرے کے بغیر ہلکی غذا پر رہ سکتا ہے۔ اسپغول میں یہی صفت موجود ہے۔ کہ وہ معدہ کی تیزابیت کو کم کرتی ہے۔ اور معدہ میں پہنچ کر اسپغول کے پھول جانے کی وجہ سے پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اور کم کھا کر انسان اپنے وزن کو کم کر سکتا ہے۔

النصرت لجنہ اماء اللہ برطانیہ سے ماخوذ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت حکیم حفیظ الرحمان صاحب جرمنی میں شدید بیمار ہیں۔ جسم میں پانی بھر گیا ہے۔ گردے کام نہیں کر رہے ہیں۔

○ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ فلک شیر صاحب کا الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں پتہ کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔

○ عزیز ناصر احمد سٹھیالوی ربوہ پچھلے دنوں بعارضہ فالج اور ہارٹ اٹیک سخت بیمار ہو گیا تھا ابھی زیر علاج ہے

○ ـــــ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ محمد یوسف صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ کئی ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم سید محمد صادق صاحب پھگلہ کا چھوٹا بیٹا بیمار ہے نیز انہیں بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب آف کالرہ کلاں ضلع گجرات کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب آف بنڈی ڈھو تھڑاں کا پوتا یاسر محمود بعارضہ دمہ بیمار ہے۔

○ بیگم حضرت مولوی ظہور حسین صاحب سابق مربی روس بھی اکثر بیمار رہتی ہیں

احباب ان سب کی شفایابی اور صحت کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال:۔ مکرم کریم ظفر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب رفیق حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ ۱۹ مئی کی رات کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ محترم سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

○ مکرم مہر دین صاحب پٹیل ساکن گوٹھ پھوپیرہ نگر پارکر سندھ مورخہ ۵ مارچ ۹۱ء بعمر ۹۲ سال وفات پا گئے آپ اس علاقہ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ نماز جنازہ مکرم کریم الدین ناصر صاحب معلم وقف نے پڑھائی اور اسکے بعد تدفین عمل میں آئی

○ مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالعظیم خان صاحب نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ جواں عمری میں وفات پا گئے

احباب ان سب کے بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

افسوسناک حادثہ:۔ محمد اشرف خالد ابن مکرم بشیر الحق صاحب زرگر پتوکی ضلع قصور مورخہ ۱۷ مئی ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک ایک ٹریفک حادثہ میں وفات پا گئے۔ عزیز اپنے گاؤں سے بذریعہ بس فیصل آباد جا رہا تھا کہ کسان والا اڈہ کے قریب اسکی بس ایک مخالف سمت سے آنیوالے ٹرک سے سے ٹکرا گئی تمام مسافر زخمی ہو گئے دو موقعہ پر ہلاک ہو گئے جبکہ عزیز زخمی حالت میں اوکاڑہ ہسپتال میں پہنچنے کے پانچ گھنٹہ بعد وفات پا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے

تقریب شادی:۔ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد ایم ڈی نیویارک امریکہ ابن مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب سابق انچارج احمدیہ ہسپتال گیمبیا کی شادی ہمراہ عزیزہ سیدہ خدیجہ شکور بنت مکرم سید عبدالشکور صاحب مورخہ ۱۰ مئی ۹۱ء بروز جمعہ ہوئی۔ اسی روز بارات صبح روانہ ہو کر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پہنچی۔ مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مربی سلسلہ نے بعوض ۲ لاکھ روپے حق مہر نکاح کا اعلان کیا۔ مورخہ ۱۲ مئی بروز اتوار ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے دعا کروائی۔ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب مکرم ڈاکٹر محمد حبیب اللہ صاحب کے پوتے مکرم مرزا برکت علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے ہیں۔

○ ـــــ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ولد خواجہ عبدالعزیز صاحب گرمولہ ورکاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کی شادی ہمراہ عزیزہ امینہ پروین بنت خواجہ محمد عمر صاحب مورخہ ۱۹ اپریل ۹۱ء کو انجام پائی۔ نکاح کا اعلان مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب نے کیا۔ ۲۰ اپریل کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اختتام پر مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ گرمولہ ورکاں نے دعا کرائی۔

○ مکرم محمود احمد شمس صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب فتح پور ضلع گجرات حال جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر راجہ رحمت اللہ صاحب بھمبھر ضلع میرپور آزاد کشمیر بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۹۱ء بعوض بتیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم منظور احمد شاد صاحب جنرل سیکرٹری آف کراچی نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتی عمل میں آئی اور ۱۹ مئی ۱۹۹۱ء کو فتح پور ضلع گجرات میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

○ مکرم مبشر احمد خان صاحب ابن مکرم خان عبدالغفار خان صاحب دارالصدر جنوبی کی شادی ہمراہ محترمہ ناصرہ محمود خانم بنت مکرم محمد شفیع خان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ ۲۳ اپریل ۹۱ء کو سرانجام پائی۔ بارات ربوہ سے لاہور گئی۔ اگلے روز مکرم مبشر احمد خان صاحب نے اپنے گھر بیت الحمد دارالصدر جنوبی میں ولیمہ کا اہتمام کیا۔

○ عزیزہ ڈاکٹر کوثر پروین صاحبہ بنت مکرم ملک سردار خان صاحب آف جیکب آباد کی شادی ہمراہ مکرم ڈاکٹر سید ظہیر حسین شاہ صاحب ابن مکرم سید عزیز حسین شاہ صاحب آف نصیرہ ضلع گجرات مورخہ ۱۰ فروری ۹۱ء کو انجام پائی ان کا نکاح مکرم سید شبیر حسین شاہ صاحب نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر اسی روز پڑھا اور رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔

گمشدہ رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ حسین آگاہی ملتان کی رسید بک نمبر ۴۶۱۶ مورخہ ۱۹ اپریل کو موٹر سائیکل سے گر گئی ہے۔ اس پر صرف ایک رسید کاٹی گئی تھی۔ اس رسید بک پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے۔ اگر کسی دوست کو مل جائے تو دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

بازیافتہ چابیاں:۔ ۲۶ مئی کو بیت راجیکی کے قریب سے چابیوں کا ایک گچھا ملا ہے۔ جس صاحب کا ہو دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے
طلباء متوجہ ہوں

وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے وہ مزید تعلیم کے سلسلہ میں نظارت تعلیم سے راہنمائی حاصل کرنے کے لئے فوری رابطہ کریں۔
(ناظر تعلیم)

بقیہ: ص۱ سے آگے

ہلاک ہو رہے ہیں اور کفار نے تمام بڑے بڑے آدمیوں کو قتل کر دیا ہے تو اس وقت اس نے کہا کہ میں جب آسمان کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو ملائکہ کی طرف سے یہ آواز آتی ہے۔ ایہا الکفار! اقتلوا الفجار (مہر منیر مصنفہ فیض احمد فیضی جامعہ غوثیہ گولڑہ ص۳۴) اے کافرو! ان فاجروں کو مارو۔ حالانکہ ان دونوں فریقوں میں بڑا فرق تھا۔ ایک خدا کو ماننے والے تو دوسرے اس کے منکر۔ ایک رسولوں اور اس کی کتابوں کو ماننے والے مگر دوسرے ان سے متنفر۔ ایک دین کو ماننے والے اور دوسرے اس سے بیزار۔ ایک قرآن کو ماننے والے اور دوسرے اس کو مٹانے والے۔ اس میں کیا بھید ہے۔ یہی تو ہے کہ کفار گو ایسے ظاہر دشمن ہیں کہ جن کے دل میں ذرا بھی ایمان نہیں۔ وہ تو خدا کا انکار کرتے ہیں مگر یہ باوجود ماننے کے پھر نہیں مانتے اور دین سے خارج ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۵ء)

بقیہ: ص۵ سے آگے

کی ضروریات اور اخلاقی ضوابط کے ماتحت ہے۔

انہوں نے دلیل دی کہ جب بھی کہیں قادیانیوں کی کوئی ایسی تقریب منعقد ہو جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کامیابیوں کا ذکر کیا جائے اس سے عوام میں نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ ماضی میں ہوا تھا۔

انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں میں سے ایسے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن سے قادیانیوں کے عقائد کا اظہار ہوتا ہے۔ انہوں نے علامہ اقبال کا یہ بیان بھی پیش کیا کہ قادیانی صیہونیوں کے قریب تر ہیں سماعت ۱۸ مئی تک ملتوی کر دی گئی۔

(روزنامہ ڈان کراچی ۱۶ مئی ۱۹۹۱ء ص۲)

حبوب مفید اطہرا
HABOOB-I-MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس داخلہ

مستقبل بنانے کیلئے نادر موقع

وہ اصحاب جو منافع بخش ملازمت کے لئے اپنے مستقبل کی کیریئر پلاننگ کے بارے میں دلچسپی رکھتے ہوں انہیں بالکل پریشان نہیں ہونا چاہیئے انسپکٹوریٹ آف مائنز حکومت پنجاب نے جرمن ٹیکنیکل اسسٹنس پروگرام کے اشتراک سے مائن سپروائزرز و مائننگ ٹیکنیشینز بمقام کٹاس (ضلع چکوال) کے لئے ٹریننگ سنٹر قائم کیا ہے۔ تین سالہ کورس کی تکمیل اور مائنز میں عملی تربیت کے بعد کوالیفائیڈ ایسوسی ایٹ انجینئرز (مائیننگ مائن الیکٹریکل اور مائن مکینیکل ٹیکنالوجیز) پاکستان کی مائننگ انڈسٹری اور دولت مشترکہ کے ممالک میں ذمہ دارانہ حیثیت میں ملازمت کے لئے اہل ہوں گے

کلاس ہذا میں داخلہ کے لئے ۹۰ نشستیں دستیاب ہیں جس میں سے ۱۰ نشستیں مائنرز کے بچوں کے لئے الوکیٹ کی گئی ہیں۔ وہ اصحاب جو مائننگ کوٹہ پر درخواست دینے کے خواہشمند ہیں۔ وہ پاکستان مائن اونرز ایسوسی ایشن یا کمپنی کے اونرز سے سفارش کا خط منسلک کریں جہاں درخواست گزار کا والد/سرپرست خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ تمام ٹیکنالوجیز میں داخلہ میرٹ کی اساس پر ہوگا۔

پنجاب بھر سے امیدواران ۵ جون ۱۹۹۱ء کو یا قبل ڈائریکٹر کو مجوزہ فارم پر درخواست دینے کے اہل ہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ درج ذیل منسلک شدہ ہیں

اے۔ وہ مجوزہ درخواست فارم پر درخواست دیں گے
بی۔ وہ ڈومی سائل سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل منسلک کریں۔
سی۔ میٹرک سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل۔
ڈی۔ مشروط کوٹہ کے لئے مائن اونرز سے سفارشی خط
ای۔ آخری ادارے کے سربراہ سے یا بی ایس ۷ یا بالا کے افسر سے چال چلن کا سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔

مجوزہ فارم زیر دستخطی یا درج ذیل دفاتر سے ۱۰×۸" کا ذاتی پتہ لکھا ہوا لفافہ جس پر پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ چسپاں ہوں بھیج کر یا ذاتی طور پر حاصل کئے جا سکتے ہیں

۱۔ چیف انسپکٹر آف مائنز ۱۸۹ شاہ جمال کالونی لاہور۔
۲۔ پرنسپل مائن سروے انسٹیٹیوٹ مکڑوال ضلع میانوالی
۳۔ انسپکٹر آف مائنز ۱۲۸ سی سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
۴۔ انسپکٹر آف مائنز الف-۴-۱ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
۵۔ جونیئر انسپکٹر آف مائنز، ماڈل ٹاؤن ڈیرہ غازی خان

(بحوالہ روزنامہ جنگ مورخہ ۲۰ 5/91) (نظارت تعلیم)

احمدی جنتری / مرتبہ۔ شیخ عبدالماجد
قیمت ۱۲/- روپے۔ کراچی۔ اسلام آباد۔ لاہور (دارالذکر۔ سمن آباد۔ ماڈل ٹاؤن) حیدر آباد۔ فیصل آباد۔ راولپنڈی (بیروز جمعہ)

"یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں کہ گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں!"
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ ۱۹۷۸ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲
کلاسیں صبح و شام بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے
داخلہ جاری ہے
ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)
امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔
کلاسیں ۱-۶-۹۱ سے شروع ہونگی

ملکی خبریں

○ سینیٹ نے بھی شریعت بل منظور کر لیا ہے۔ ایوان میں موجود کل ۴۱، اراکین میں سے ۴۰ نے حمایت کی۔ ایوان نے یہ بل بغیر کسی ترمیم کے منظور کر لیا۔

○ وزیر اعظم نے بتایا ہے کہ پاکستانی قوم پر روزانہ ۲۷ کروڑ روپے کا مزید قرضہ چڑھ جاتا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بجٹ میں غریبوں کیلئے ریلیف پیکیج کا اعلان کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت خود کو ٹیلیفون، ٹرانسپورٹ، بجلی کی فراہمی اور سڑکوں کو بنانے میں نہیں الجھائے گی بلکہ صرف دفاع، سوشل سیکٹر اور لاء اینڈ آرڈر پر توجہ دے گی۔

○ سال رواں کے مالی اقتصادی جائزے میں بتایا گیا ہے کہ ۹۱-۱۹۹۰ء مشکلات کا سال تھا جس میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں ۱۲،۲۹ فیصد اضافہ ہوا۔ اقتصادی سروے میں بتایا گیا ہے کہ رواں مالی سال کا خسارہ ۵۶ ارب اور ۵۵ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔

○ سوئی گیس کی کمپنی کو بھی نجی شعبے کی تحویل میں دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے

○ وفاقی وزیر خزانہ ۳۰ مئی کو شام ساڑھے پانچ بجے قومی اسمبلی میں وفاقی بجٹ پیش کریں گے۔

○ حکومت ۹۱-۱۹۹۰ء میں خواندگی کا ہدف ۲۴،۶۹ فیصد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔

اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنائیں

مکان برائے فروخت | ایک عدد نیا کوٹھی نما مکان
"بیت السلطان" نمبر A-37/6 فیکٹری ایریا ربوہ بر قبہ ۶ مرلہ کراچی اور لاہور کی طرز پر ہے جو کہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصہ میں سوئی گیس۔ فلش۔ بجلی اور پانی کی سہولت موجود ہے اور ہر حصہ دو کمروں۔ برآمدہ۔ کچن۔ اور صحن پر مشتمل ہے۔ قیمت بالمشافہ طے کی جائے گی۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ نوٹ: مکان دیکھنے کیلئے چار بجے شام کے بعد تشریف لائیں۔
چوہدری سلطان علی مکان نمبر ۱۱۔ محمدیہ سٹریٹ ۲ مکھن پورہ نزد چاہ میراں لاہور
گھر کا فون نمبر ۰۴۲-۲۸۰۱۲۸

غیر ملکی خبریں

○ سابق بھارتی وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی کی چتا کی راکھ دریائے جمنا اور گنگا کے سنگم پر پانی میں بہا دی گئی۔ آنجہانی کے بیٹے راہول نے راکھ کو دریا کے سپرد کیا۔ اس موقع پر بگل بجائے گئے اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

○ باغیوں نے ایتھوپیا کے دارالحکومت عدیس ابابا پر قبضہ کر لیا ہے۔ سرکاری فوجوں کے ساتھ تین گھنٹے کی لڑائی کے بعد باغیوں نے صدارتی محل پر بھی قبضہ کر لیا۔

○ امریکہ کے صدر بش نے چین کو اپنا پسندیدہ ترین ملک قرار دے دیا ہے۔ چین نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے لیکن کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی برآمد پر پابندی پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ خالدہ ضیاء نے کہا ہے کہ ہم بہاریوں کی فوراً پاکستان واپسی چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان سے کئی بار کہہ چکے ہیں کہ ہمارے اثاثے ہمیں لوٹائے جائیں لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ان دونوں مسائل کے باوجود دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہیں

مرغیوں کی چیچک
چیچک روک ۳/- روپے فی شیشی
چیچک پلز ۳/- روپے فی شیشی
تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ کمپنی ادا کرے گی
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون ۷۷۱، ۶۰۶